ازعدالت عظمی

جنوری۔ 20
1959

پٹسن اور گنی بروکرز لمیٹڈ۔

بنام

میسرز نیو سینٹرل پٹسن ملز کمپنی، لمیٹڈ۔

(ایس آر داس، چیف جسٹس، ایس کے داس، پی بی گجیندر گڈکر،

کے این وانچو اور ایم ہدایت اللہ جسٹس صاحبان)

معاہدہ۔دُرستی۔ تجارت کی ضوابط کیلئے آرڈیننس کے ذریعے توضیعات بنانا۔ایکٹ سے آرڈیننس کی بدلی۔ توضیعات-قانونی جھوٹ۔اثر۔خام پٹسن (مرکزی پٹسن بورڈ اور متفرقہ توضیعات) آرڈیننس 1950 (ڈبلیو بین۔17 بابت 1950) ذیلی دفعہ 5، 6 اور-7 خام پٹسن (مرکزی پٹسن بورڈ اور متفرق توضیعات) ایکٹ، 1951 (ڈبلیو ۔بین۔6 بابت 1951)، ذیلی دفعہ 16,7,6,5.

اپیل کنندہ کمپنی اور مدعا علیہ کمپنی کے درمیان تنازعہ کے سلسلے میں 6 , اپریل 1951 کو کیے گئے معاہدے میں موجود ثالثی شق کے لحاظ سے بنگال چیمبر آف کامرس کی ثالثی کے حوالے کیا گیا تھا، 29 فروری 1952 کو ایک ایوارڈ دیا گیا، جس میں اپیل کنندہ کے دعوے کی اجازت دی گئی۔مدعا علیہ نے عدالت عالیہ میں درخواست دی کہ ایوارڈ کو اس بنیاد پر کالعدم کر دیا جائے کہ معاہدہ خام پٹسن (مرکزی پٹسن بورڈ اور متفرقہ توضیعات) ایکٹ 1951 کی توضیعات کے تحت کالعدم تھا، کیونکہ اسے ذیلی ,دفعہ 5 ،6 اور 7 میں بیان کردہ انداز میں داخل نہیں کیا گیا تھا۔اور ایکٹ جیسا کہ اس میں ضروری ہے۔ 14 دسمبر 1950 کو مغربی بنگال کی حکومت نے تجارت کے بہتر ضابطے کے لیے خام پٹسن (مرکزی پٹسن بورڈ اور متفرقہ توضیعات) آرڈیننس، 1950 کے نام سے ایک آرڈیننس جاری کیا تھا، اور 29 دسمبر 1950 کو ایک اطلاع نامہ جاری کیا گیا تھا جس میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

30دسمبر 1950 مذکورہ آرڈیننس کی" ذیلی دفعہ 5،6اور 7کے مقاصد کے لیے مقرر کردہ دن "کے طور پر بیان کیا گیا تھا۔" اس کے بعد آرڈیننس کی جگہ ایکٹ نے لے لی۔جو دفعہ16,سے فراہم کردہ ....": ....خام پٹسن (مرکزی پٹسن بورڈ اور متفرقہ توضیعات) آرڈیننس، 1950 کے تحت جاری کردہ کوئی بھی اطلاع نامہ، مذکورہ آرڈیننس پر کام کرنا بند کرنا، اس ایکٹ کے تحت جاری کیا گیا سمجھا جائے گا گویا کہ یہ ایکٹ 14 دسمبر 1950 کو شروع ہوا تھا۔"اپیل گزار کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا کہ 29 دسمبر 1950 کے اطلاع نامہ کو ذیلی دفعہ ,5، 6اور 7 میں لائے جانے کے طور پر نہیں پڑھا جا سکتا،کیونکہ، اس کے سادہ پڑھنے پر، اطلاع نامہ ایکٹ کے کسی بھی حصے کو نافذ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا، بلکہ واضح طور پر ,آرڈیننس کے ذیلی دفعہ 6، 5،اور 7 کو نافذ کیا گیا ۔ اور یہ کہ ایکٹ کے مذکورہ حصوں کو نافذ نہیں کیا گیا تھا، زیر بحث معاہدہ درست تھا اور اس کے نتیجے میں، ایوارڈ پابند اور قابل نفاذ تھا۔

یہ مانا گیا کہ ایکٹ کی دفعہ 16کے تحت پیدا ہونے والے دو قانونی فکشنوں کو مکمل اثر دینے کے لیے اس ایکٹ کا نفاذ 14 دسمبر 1950 کو متصور کیا جائے گا، اور یہ کہ آرڈیننس کے تحت جاری کردہ اطلاع نامہ کو ایکٹ کے تحت جاری کیا گیا سمجھا جائے گا،ضروری تبدیلیوں کے اصول کو اپنانا ہوگا اور 29 دسمبر 1950 کے اطلاع نامہ میں استعمال ہونے والے لفظ" آرڈیننس "کے لیے لفظ" ایکٹ "کو تبدیل کرنا ہوگا۔نتیجتا،ایکٹ کی ذیلی دفعہ 6,5اور7 کی توضیعات کے زیر بحث معاہدے پر لاگو تھے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار :کی دیوانی اپیل نمبر92 بابت1954

1952کے ایوارڈ کیس نمبر 105 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے 28 جنوری 1953 کے فیصلے اور حکم پر اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے :بھارت کے اٹارنی جنرل ایم سی سیتلواڈ، بی سین، پی ڈی ہمت سنگھکا اور بی پی مہیشوری۔

مدعا علیہ کی طرف سے :این سی چٹرجی، ایم جی پودار اور گنپت رائے۔

20جنوری1959عدالت کا فیصلہ جسٹس داس کے ذریعے سُنایا گیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

داس، چیف جسٹس :یہ کلکتہ کی عدالت عالیہ کی طرف سے 23 جنوری 1953 کو مذکورہ عدالت عالیہ کے ذریعے سنائے گئے فیصلے پر اعتراض کرتے ہوئے فٹنس کے سرٹیفکیٹ پر دائر کی گئی اپیل ہے، جس میں بنگال چیمبر آف کامرس کی طرف سے 1951 کے کیس نمبر 855 میں دیے گئے ایک ایوارڈ نمبر (209 بابت 1952) کو کالعدم قرار دیا گیا ہے، جس کے تحت انہوں نے مدعا علیہ کمپنی کو حکم دیا کہ وہ اپیل کنندہ کمپنی کو سود اور اخراجات کے علاوہ 1,95,000روپے کی رقم ادا کرے۔موجودہ اپیل کو جنم دینے والے حقائق سادہ ہیں اور ان کا خلاصہ اس طرح کیا جا سکتا ہے :6اپریل 1951 کو، اپیل کنندہ کمپنی نے مدعا علیہ کمپنی کے ساتھ معیار کے مطابق مخصوص قیمتوں پر نکھلی اور/یا آشوگنج پٹسن کے 5,000 مونڈ کی فراہمی کے لیے معاہدہ کیا،" جولائی اور/یا اگست 1951 کے مال محصول جہاز کی ضمانت"۔وہ معاہدہ، جو بروکرز کے بذریعے فریقین کے درمیان خرید و فروخت کے نوٹوں کے تبادلے کے بذریعے کیا گیا تھا، ایک بہت وسیع ثالثی شق پر مشتمل تھا۔جب شپنگ دستاویزات مدعا علیہ کمپنی کو اپیل کنندہ کمپنی کے بینکروں کے ذریعہ پیش کی گئیں، تو انہیں اس درخواست پر سراہا نہیں گیا کہ وہ ترتیب میں نہیں تھے اور مدعا علیہ کمپنی سامان محصول کرنے میں ناکام رہی۔دستاویزات پیش کرنے کی آخری تاریخ 17 ستمبر 1951 تھی۔26 ستمبر 1951 کو اپیل کنندہ کمپنی نے اپنے وکیلوں کے بذریعے مدعا علیہ کمپنی کو خط لکھ کر مطلع کیا کہ انہوں نے معاہدہ منسوخ کرنے کے اپنے اختیار کا استعمال کیا ہے اور 1,95,000 روپے کی رقم کی ادائیگی کا مطالبہ کیا ہے۔ 17ستمبر 1951 کو معاہدے کی قیمت اور سامان کی مارکیٹ قیمت کے درمیان فرق کی بنیاد پر نقصانات کے طور پرمدعا علیہ کمپنی نے 25 اکتوبر 1951 کے اپنے خط کے ذریعے کسی بھی رقم کی ادائیگی کی اپنی ذمہ داری سے انکار کرتے ہوئے، 2 نومبر 1951 کو اپیل کنندہ کمپنی نے اس معاہدے میں موجود ثالثی شق کے لحاظ سے تنازعہ کو بنگال چیمبر آف کامرس کی ثالثی کے حوالے کر دیا۔مدعا علیہ کمپنی نے اپنے سامنے پیش ہوکر اور ثبوت پیش کرکے ثالثیٹربیونل کے دائرہ اختیار میں پیش کیا۔ 29فروری 1952 کو ثالثوں نے اپنا فیصلہ دیا جس کے ذریعے انہوں نے اپیل کنندہ کمپنی کے دعوے کو سود اور اخراجات کے ساتھ مکمل طور پر منظور کیا۔ 23اپریل 1952 کو کلکتہ عدالت عالیہ میں ایوارڈ دائر کیے جانے کے بعد، مدعا علیہ کمپنی نے 9 جون 1952 کو اس عدالت میں درخواست دائر کی، جس میں درخواست کی گئی کہ اس ایوارڈ کو کالعدم قرار دے کراسے خارج کردیا جائے۔اس درخواست میں جس بنیادی بنیاد پر زور دیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ یہ ایوارڈ اس لحاظ سے کالعدم تھا کہ ثالثی کی شق پر مشتمل معاہدہ خام پٹسن(مرکزی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

پٹسن بورڈ اور متفرق توضیعات (ایکٹ، 1951، (ڈبلیو بین) VI بابت 1951 کیتوضیعات کے تحت کالعدم تھا۔جو اس وقت نافذ العملتھا۔عدالت عالیہ کے سامنے اور ہمارے سامنے اٹھائے گئے نکات کی تعریف کرنے کے لیے اس مرحلے پر ضروری ہے کہ اس سوال سے متعلق کچھ قانونی توضیعات کاحوالہ دیا جائے۔

پٹسن کی قیمتوں کو منظم کرنے اور حکومت کو اس کی زیادہ سے زیادہ قیمتیں طے کرنے کا اختیار دینے کے لیے، مغربی بنگال مقننہ نے مغربی بنگال پٹسن (قیمتوں پر قابو) ایکٹ، 1950 ، (ڈبلیو بین) کے نام سے ایک قانون منظور کیا۔VI بابت 1950 جو 15 مارچ 1950 کو نافذالعمل ہوا۔ 14دسمبر 1950 کو حکومت مغربی بنگال نے پٹسن کی تجارت کے بہتر ضابطے کے لیے خام پٹسن (مرکزی پٹسن بورڈ اور متفرق توضیعات) آرڈیننس، 1950 XVII بابت 1950) کے نام سے ایک آرڈیننس جاری کیا۔اس آرڈیننس کی تمہید میں کہا گیا ہے کہ چونکہ پٹسن ملوں کے مالکان مغربی بنگال پٹسن (قیمتوں پر اختیار) ایکٹ، 1950 کے تحت مقرر کردہ زیادہ سے زیادہ قیمتوں پر پٹسن کی مناسب فراہمی حاصل کرنے کے قابل نہیں تھے، اس لیے مالکان کو خام پٹسن کی مساوی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے مغربی بنگال میں مرکزی پٹسن بورڈ قائم کرنا ضروری ہو گیا تھا۔پٹسن ملوں سے وہ آرڈیننس صرف 15 دفعات پر مشتمل تھا۔اس آرڈیننس کے دفعہ 4 نے مرکزی پٹسن بورڈ کی تشکیل کے لیے التزام کیا۔دفعہ 5 کا اظہار درج ذیل اصطلاحات میں کیا گیا تھا

5" (1) .کوئی بھی شخص پٹسن مل کے مالک کو کچا پٹسن فروخت کرنے یا فروخت کرنے پر راضی نہیں ہوگا اور پٹسن مل کا کوئی بھی مالک کچا پٹسن خریدنے یا خریدنے پر راضی نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ فروخت کے معاہدے یا کچے پٹسن کی فراہمی کے معاہدے کے مطابق ہو۔

(2)پٹسن مل کے مالک کے ساتھ کچے پٹسن کی فروخت یا فراہمی کے لیے کیا گیا کوئی معاہدہ اور سوائے دفعہ 6 میں فراہم کردہ طریقے پر کالعدم ہوگا اور اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔

(3)ذیلی دفعہ (1) کی توضیعات کیخلاف ورزی کرنے والا کوئی بھی شخص اس آرڈیننس کے تحت جرم کا مجرم ہوگا اور اسے چھ ماہ تک کی قید یا جرمانہ یا دونوں کامستوجب ہوگا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دفعہ 6 میں وہ طریقہ بیان کیا گیا ہے جس میں پٹسن کی ملوں کے مالکان کے ساتھ خام پٹسن کی فروخت یا فراہمی کے تمام معاہدے کیے جانے تھے۔دفعہ 7 مندرجہ ذیل کہتا ہے -

"7 (1) .کوئی بھی شخص پٹسن مل کے مالک کودستیاب نہیں کرے گایا دستیاب نہیں کرائے گا اور پٹسن مل کا کوئی بھی مالک کسی بھی خام پٹسن کو قبول یا قبول نہیں کرائے گا سوائے اس کے کہ دفعہ 6 میں فراہم کردہ طریقے سے کچے پٹسن کی فروخت یا سپلائی کے معاہدے کے مطابق ہو۔

(2)ذیلی دفعہ (1) کی توضیعات کیخلاف ورزی کرنے والا کوئی بھی شخص اس آرڈیننس کے تحت جرم کا مجرم ہوگا اور اسے چھ ماہ تک کی قید یا جرمانے یا دونوں کی سزا دی جائے گی۔

(3)دفعہ 5 ، دفعہ 6 کی توضیعات اور یہ دفعہ مقررہ دن سے نافذ العمل ہوں گی۔

محاورہ ''مقرر کردہ دن'' اوپر بیان کردہ دفعہ 7 (3) میں آتا ہے جس کی وضاحت آرڈیننس کی دفعہ (1) 2 کی گئی تھی۔

2 (1) ''مقرر کردہ دن سے مراد وہ تاریخ ہے جو ریاستی حکومت نے سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے آرڈیننس کے مقصد سے مقرر کردہ دن کے طور پر متعین کی ہے۔

29دسمبر 1950 کے ایک اطلاع نامہ کے ذریعے، جو اسی تاریخ کے کلکتہ گزٹ کے ایک غیر معمولی شمارے میں شائع ہوا، 30 دسمبر 1950 کو مذکورہ آرڈیننس" کے ذیلی دفعہ 5, 6 اور 7 کے مقاصد کے لیے مقرر کردہ دن "کے طور پر متعین کیا گیا تھا۔

مذکورہ آرڈیننس کی جگہ بعد میں خام پٹسن (مرکزی پٹسن بورڈ اور متفرقہ توضیعات) ایکٹ ڈبلیو بین VI بابت 1951 ، جسے اس کے بعد" ایکٹ "کہا جاتا ہے، جو 21 مارچ 1951 کو نافذ ہوا۔ایکٹ کے پہلے پندرہ دفعات آرڈیننس کے پندرہ دفعات کی تقریبا لفظی نقل تھے اور سولہویں دفعہ کے طور پر صرف ایک نیا دفعہ شامل کیا گیا تھا جو مندرجہ ذیل بیان کرتا ہے-

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

16."مرکزی پٹسن بورڈ نے کوئی قاعدہ ، کوئی اطلاع نامہ یا لائسنس جاری کیا گیا، کوئی ہدایت دی، کوئی معاہدہ کیا ، کوئی چھوٹی رقم کی قیمت طے کی، کچھ بھی کیا یا کوئی کارروائی جو خام پٹسن (مرکزی پٹسن بورڈ اور متفرقہ توضیعات) ایکٹ آرڈیننس، 1950 کے تحت کی گئی، مذکورہ آرڈیننس کے کام کرنا بند کرنے، اس ایکٹ کے تحت تشکیل، بنایا، جاری کیا، دیا گیا، درج کیا گیا، طے کیا، یا لیا گیا متصور کیا جائے گا گویا یہ ایکٹ 14 دسمبر 1950 کو شروع ہوا تھا۔"یہ ایکٹ ان کارروائیوں کے لیے ہر وقت لاگو تھا حالانکہ بعد میں اسے 5 اگست 1952 کو دوبارہ ختم کر دیا گیا۔

یہاں یہ ذکر کیا جا سکتا ہے کہ جب آرڈیننس نافذ تھا اور ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد، مرکزی پٹسن بورڈ نے سرکلرز کا ایک سلسلہ جاری کیا جس کے بذریعے اس نے پٹسن ملوں کے مالکان کو" عمومیتجارتی چینلز "کے بذریعے بالترتیب انہیں تفویز کیے گئے حصہ کی حد تک خام پٹسن خریدنے کا اختیار دیا، بشرطیکہ ان کے معاہدوں کی عملدرآمد کی بورڈ کو تفصیلات فراہم کی جائیں۔ زیر بحث معاہدہ" عمومی تجارتی چینلز "کے بذریعے کیا گیا تھا نہ کہ مذکورہ ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد میں بیان کردہ انداز میں۔درحقیقت، یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے دفعہ (1) 6کے تحت بورڈ کو کوئی درخواست نہیں دی گئی تھی۔ایکٹ کا، جو بورڈ نے

دفعہ (2) 6کے تحت نہیں کیا۔ایکٹ کسی بھی پٹسن مل کو ان سامان کے خریداروں کے طور پر منتخب کرتا ہے، کہ مدعا علیہ کمپنی نے بورڈ کو تحریری طور پر زیر بحث خام پٹسن خریدنے کے اپنے ارادے کی نشاندہی نہیں کی تھی، کہ بورڈ نے کسی تاریخ کی وضاحت نہیں کی تھی جس کے اندر معاہدہ کیا جانا تھا اور یہ کہ آخر کار، معاہدے میں طے شدہ ترسیل کی مدت ایکٹ اور قواعد کی توضیعات کی خلاف ورزی تھی اور اس لیے معاہدہ ایکٹ کی دفعہ (2) 5کے تحت کالعدم تھا۔ اگر ذیلی دفعہ 6 ,5اور 7 معاہدے کی تاریخ پر نافذ تھے۔

مدعا علیہ کمپنی کے ایوارڈ کو کالعدم قرار دینے کیلئے مذکورہ درخواست ، واحد جج کو سُنے کیلئے جو بنیادی فریق کے تحت معاملے کی اطلاع دی۔بنیادی ضمنی قواعد کے حوالہ 2 بابت باب V ، چیف جسٹس کو مذکورہ درخواست کی سماعت کے لیے ایک بڑی بنچ بنانے کے لیے،اس کے مطابق چیف جسٹس کی طرف سے ایک خصوصی بنچ تشکیل دی گئی اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

درخواست اس بنچ کے سامنے سماعت کے لیے آئی۔عدالت عالیہ کے سامنے تین نکات پر زور دیا گیا، یعنی (1) کہ یہ ایکٹ بنگال مقننہ کے دائرہ اختیار سے باہر تھا ؛ (2) کہ چاہے یہ ایکٹ داخلی اختیارات میں ایکٹ کی ذیلی دفعات 6 ,5 اور 7 کو کبھی نافذ نہیں کیا گیا اور (3) یہ کہ تنازعات کو بنگال چیمبر آف کامرس کی ثالثی میں بھیجنے کے لیے ایک آزاد قراردادپیش ہوا۔عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے اٹھائے گئے تمام دلائل کو مسترد کر دیا اور 23 جنوری 1953 کے اپنے فیصلے میں درخواست کی اجازت دی اور ایوارڈ کو کالعدم قرار دے دیا، لیکن فریقین کو ہدایت کی کہ وہ اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔یہ اپیل، جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے، عدالت عالیہ کے ذریعے دی گئی فٹنس سرٹیفکیٹ پر عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی ہے۔

اس اپیل کی حمایت میں پیش ہونے والے فاض اٹارنی جنرل نے ہمارے سامنے صرف دوسرے نکتے پر زور دیا ہے جس پر عدالت عالیہ کے سامنے زور دیا گیا ہے، یعنی، چاہے ایکٹ غیر قانونی،ذیلی دفعہ 6 ,5 اور 7 کو کبھی نافذ نہیں کیا گیا تھا اور اس لیے ثالثی کی شق پر مشتمل زیر بحث معاہدہ درست تھا۔اور اس کے نتیجے میں ایوارڈ پابند اور قابل نفاذ تھا۔وہ اس بات پر اختلاف نہیں کرتا، کہ ایکٹ کی دفعہ 16 کی وجہ سے اطلاع نامہ 19 دسمبر 1950 کو آرڈیننس کیدفعہ(1) 2کے تحت جاری کیا گیا۔ کو ایکٹ کے تحت جاری کیا گیا متصور کرنا چاہیے، لیکن وہ دعوی کرتے ہیں کہ اس کے باوجود 29 دسمبر 1950 کے اطلاع نامہ کو ایکٹ کی ذیلی دفعہ 6 ,5اور 7نافذ العمل کرنے کے طور پر نہیں پڑھا جا سکتا۔ ، اس کے لیے شرائط کے مطابق، 30 دسمبر 1950 آرڈیننس کی ذیلی دفعہ 6 ,5اور 7 "کے مقاصد کے لیے مقرر کردہ دن کے طور پر متعین کیا گیا ہے۔اُس نے زور دیا کہ اس عدالت کو آرڈیننس کے تحت بنائے گئے اطلاع نامہ کو جیسا کہ اسے معلوم ہوتا ہے اور پھر ایکٹ کی دفعہ 16 کے تحت لینا ہوگا۔ یہ سمجھنے کے لیے کہ یہ ایکٹ کے تحت بنایا گیا ہے۔ ان کے مطابق فکشن دفعہ 16 کے ذریعہ تخلیق کیا گیا ہے۔ جیسے ہی اطلاع نامہ ایکٹ کے تحت بنایا گیا سمجھا جاتا ہے اور آگے نہیں جاتا ہے۔وہ ہیملٹن اور کمپنی بنام میکی اور سنز میں فیصلوں کی بنیاد پر نتیجہ اخذ کرتا ہے۔اور ٹی ڈبلیو تھامس اور کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ پورٹ سی اسٹیم شپ کمپنی لمیٹڈ، کہ اس کے سادہ پڑھنے پر، اطلاع نامہ، جب اسے ایکٹ کے تحت بنایا گیا سمجھا جاتا ہے، کوئی معنی نہیں رکھتا ہے، کیونکہ اس کا مقصد ایکٹ کے کسی بھی حصے کو نافذ کرنا نہیں ہے بلکہ واضح طور پر آرڈیننس کی ذیلی دفعہ 6 ,5 اور 7 کو نافذ العمل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرتا ہے۔وہ کہتا ہے کہ اطلاع نامہ کی شرائط کو تبدیل کرنا عدالت کا کام نہیں ہے تاکہ اسے ایکٹ کے تحت جاری کردہ اطلاع نامہ کے طور پر پڑھنا ممکن ہو۔ ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔کہ فاضل اٹارنی جنرل کے ذریعے دیے گئے فیصلوں پر انحصار کر مقدمہ ھذا پر کوئی اطلاق نہیں ہو سکتا۔ان کیسوں میں چارٹر پارٹی کی جانب سے چارٹر پارٹی کے تحت تمام تنازعات کو ثالثی کے حوالے کرنے کی شق کو بارنامہ جہاز کی توضیعات کا ایک لازمی حصہ متصور کرنے کے لیے کوئی قانونی شق موجود نہیں تھی اور اس لیے ان کیس میں صرف چارٹر پارٹی کی متعلقہ شق کو پوری طور پر اٹھانا اور اسے بارنامہ جہاز کے ایک حصے کے طور پر داخل کرنا اور پڑھنا تھا۔

یہ قرار دیا گیا کہ یہ ناقابل فہم ہو گیا، کیونکہ چارٹر پارٹی سے پیدا ہونے والے تمام تنازعات کا حوالہ دینے والی ثالثی شق بارنامہ جہاز کی اصطلاح کے طور پر مکمل طور پر بے موقع اور بے معنی تھی۔دفعہ 16 کا ایک سرسری جائزہ تاہم، یہ ظاہر کرے گا کہ اس دفعہ کے ذریعے تخلیق کردہ دو فکشن ہیں:ایک یہ کہ اس ایک کا نفاذ 14 دسمبر 1950 کو متصور سمجھا جائے گا، اور دوسرا یہ کہ آرڈیننس کے تحت جاری کردہ اطلاع نامہ کو ایکٹ کے تحت جاری کیا گیا متصور سمجھا جائے گا۔ اگر ایکٹ افسانوی طور پر 14 دسمبر 1950 کو شروع ہوا، تو آرڈیننس کو بالکل بھی جاری نہیں کیا جانا متصور کیا جائے گا، کیونکہ دونوں کا ایک ساتھ موجود نہیں ہو سکتے تھے اور جب ایکٹ میں یہ التزام کیا گیا کہ اطلاع نامہ، جسے شناخت کے لیے آرڈیننس کے تحت جاری کیا گیا ہے، ایکٹ کے تحت بنایا گیا سمجھا جانا چاہیے، تب، جب تک کہ ہم لفظ" آرڈیننس "کو" ایکٹ "کے طور پر نہیں پڑھتے، ہم ایکٹ کے ذریعے بنائے گئے جڑواں افسانوں کو مکمل اثر نہیں دیتے۔ دوسرے لفظوں میں قانونی افسانوں کی تخلیق ہمیں ضروری تبدیلیوں کے ساتھ والے اصول کو اپنانے اور اطلاع نامہ میں استعمال ہونے والے لفظ" آرڈیننس "کے لیے لفظ" ایکٹ "کو تبدیل کرنے پر مجبور کرتی ہے، تاکہ قانون کے ذریعے تخلیق کردہ فکشنوں کو مکمل اثر دیا جا سکے۔ہمیں اٹارنی جنرل کے ان دلائل کی حمایت میں کوئی وجہ نظر نہیں آتی جو دفعہ 16 فکشن میں اٹھائے گئے جو محض اطلاع نامہ جاری کرنے پر رک جاتا ہے۔ہمیں ایسا لگتا ہے کہ فکشن کا دائرہ کار نہ صرف اطلاع نامہ کے اجرا کا احاطہ کرتا ہے بلکہ اسے ایکٹ کے تحت جاری کیے جانے کے طور پر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پڑھنے تک توسیع کرتا ہے۔ ہم اسے ایکٹ کے تحت جاری کیے جانے کے طور پر نہیں پڑھ سکتے جب تک کہ ہم اطلاع نامہ میں استعمال ہونے والے لفظ" آرڈیننس "کو" ایکٹ "کے طور پر نہ پڑھیں۔

ہمارے سامنے کسی اور نکتے پر زور نہیں دیا گیا ہے اور اوپر بیان کردہ وجوہات کی بنا پر اس اپیل کو مسترد کیا جانا چاہیے۔عدالت عالیہ کے فیصلے میں مذکور حالات اور ریکارڈ میں پیش ہونے کے پیش نظرہم اس اپیل میں اخراجات کے لیے کوئی آرڈر نہیں دیتے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document